ایک بچہ

گلی کے نکڑ پے ایک بچہ
لگن کا سچا
کچیلے کپڑے تھے اس کے تن پہ
مگر تھی من میں
اک اجلی چادر تنی ہوئی سی

کھلونے والے سے کہہ رہا تھا
کہ یہ کھلونے
جو نرم مٹی کے گرم پیڑوں سے بن کہ آئیں
کچھ ایسے آئیں کہ میرے من سے یہ پھر نہ جائیں
بہت سے پیسوں کے ملتے ہوں گے
تمہارے بچے مزے میں ہیں کہ
وہ ڈھیر سارے کھلونے ان کے
ہیں اتنے پیارے کھلونے ان کے
کھلونے والے کی آنکھ نم تھی
کہ وہ کھلونا گر اس کو دیتا
تواس کا بچہ جو کتنی راتوں سے گرم پیڑے کو رو رہا تھا
جو کب سے دل میں بس اک تمنا سمو رہا تھا
فقط جِنوں کی کہانیوں پہ نجانے کتنی ہی راتیں بیتیں
نجانے کتنی-------------

تھکے تھکے سے قدم اٹھاتا کھلونے والا
ہر اک گلی میں صدا لگاتا
کھلونے لے لو، کھلونے لے لو
وہ کس ڈھٹائی سے اپنے بچے کے سارے ارماں

حسین لوگوں میں بانٹتا تھا
اور اپنے بچے کی ساری خوشیاں
کسی کی آنکھوں میں کھوجتا تھا
اور اس کا بچہ
تمام فکروں سے بے خبر ہے
بہت ہی دلکش ہنسی سجائے یوں سو رہا ہے
کہ جیسے دنیا کے سب کھلونے اسی کے آغوش میں پڑے ہیں